

پیوندِ زمین ہونے والی (اور) لحدِ والی قبروں سے بدل لیا کہ جن کے صحنوں کی بنیاد تباہی و ویرانی پر ہے اور مٹی ہی سے اُن کی عمارتیں مضبوط کی گئی ہیں۔ ان قبروں کی جگہ ہمیں آپس میں نزدیک نزدیک ہیں اور ان میں بننے والے دور افتادہ مسافر ہیں، ایسے مقام میں کہ جہاں وہ بوکھلائے ہوئے ہیں اور ایسی جگہ میں کہ جہاں (دنیا کے کاموں سے) فارغ ہو کر (آخرت کی فکروں میں) مشغول ہیں۔ وہ اپنے وطن سے اُنس نہیں رکھتے اور نزدیک کی ہمسایگی اور گھروں کے قرب کے باوجود ہمسایوں کی طرح آپس میں میل ملا پ نہیں رکھتے اور کیونکہ آپس میں مانا جانا ہو سکتا ہے جبکہ بوسیدگی و تباہی نے اپنے سینہ سے نہیں پیس ڈالا ہے اور پتھروں اور مٹی نے انہیں کھالیا ہے۔

تم بھی یہی سمجھو کر (گویا) وہیں پہنچ گئے جہاں وہ پہنچ چکے ہیں اور اسی خوابگاہ (قبر) نے تمہیں بھی جکڑ لیا ہے اور اسی امانت گاہ (حد) نے تمہیں بھی چھٹا لیا ہے۔ اس وقت تمہاری حالت کیا ہو گی کہ جب تمہارے سارے مرحلے انتہا کو پہنچ جائیں گے اور قبروں سے کل کھڑے ہو گے۔ ”وہاں ہر شخص اپنے اعمال کے (نفع و نقصان) کی جانچ کرے گا اور وہ اپنے سچے مالک خدا کی طرف پلٹائے جائیں گے اور جو کچھ افترا پردازیاں کرتے تھے ان کے کام نہ آئیں گی۔“

--☆☆--

### خطبہ (۲۲۳)

اے اللہ! تو اپنے دوستوں کے ساتھ تمام اُنس رکھنے والوں سے زیادہ مانوس ہے اور جو تجھ پر بھروسہ رکھنے والے ہیں اُن کی حاجت روائی کیلئے ہمہ وقت پیش پیش ہے۔ تو ان کی بالطفی کیفیتوں کو دیکھتا اور ان کے چھپے ہوئے بھیوں کو جانتا اور ان کی بصیرتوں کی

المُشَيَّدَةِ، وَ النَّيَارِقِ الْمُمَهَّدَةِ، الصُّحُورُ وَ الْأَحْجَارُ الْمُسَنَّدَةُ، وَ الْقُبُورُ الْلَّاطِعَةُ الْمُلْحَدَةُ، الَّتِي قَدْ بُنِيَ عَلَى الْخَرَابِ فِي نَاءِهَا، وَ شَيْدَ بِالْتُّرَابِ بِنَاءُهَا، فَكَحَلَّهَا مُقْتَرِبٌ، وَ سَاكِنُهَا مُغْتَرِبٌ، بَيْنَ أَهْلِ مَحَلَّةٍ مُؤْحِشِينَ، وَ أَهْلِ فَرَاغٍ مُتَشَاغِلِينَ، لَا يَسْتَأْنِسُونَ بِالْأَوْطَانِ، وَ لَا يَتَوَاصُلُونَ تَوَاصُلُ الْجِيَرَانِ، عَلَى مَا بَيْنَهُمْ مِنْ قُرْبٍ الْجِوَارِ، وَ دُنْوِ الدَّارِ، وَ كَيْفَ يَكُونُ بَيْنَهُمْ تَزَاوِرٌ، وَ قَدْ طَحَنَهُمْ بِكَلَكِيلِهِ الْبَلِي، وَ أَكْلَتُهُمُ الْجَنَادُلُ وَ الشَّرَai! .

وَ كَانَ قَدْ صِرْثُمْ إِلَى مَا صَارُوا إِلَيْهِ، وَ ارْتَهَنَكُمْ ذَلِكَ الْمَضْجَعُ، وَ ضَمَّكُمْ ذَلِكَ الْمُسْتَوَدُعُ، فَكَيْفَ بِكُمْ لَوْ تَنَاهَتْ بِكُمُ الْأُمُورُ، وَ بُعْثِرَتِ الْقُبُوزُ! ﴿هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتُ وَ رَدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَ صَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ﴾ .

--☆☆--

### (۲۲۴) وَمِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

أَللَّهُمَّ إِنَّكَ أَنْسُ الْأَنْسِيْنَ لِأَوْلَيَائِكَ، وَ أَحْضَرُهُمْ بِالْكِفَايَةِ لِلْمُتَوَكِّلِيْنَ عَلَيْكَ. تُشَاهِدُهُمْ فِي سَرَائِرِهِمْ، وَ تَنْظَلِعُ عَلَيْهِمْ فِي ضَيَّاَرِهِمْ، وَ تَعْلَمُ مَنْلَعَ بَصَارِهِمْ،

رسائی سے باخبر ہے۔ ان کے راز تیرے سامنے آشکارا اور ان کے دل تیرے آگے فریادی ہیں۔ اگر تنہائی سے ان کا جی گھبرا تا ہے تو تیرا ذکر ان کا دل بھلا تا ہے، اگر مصیبتیں ان پر پڑتی ہیں تو وہ تیرے دامن میں پناہ لینے کیلئے ملتی ہوتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ سب چیزوں کی باگ ڈور تیرے ہاتھ میں ہے اور ان کے نفاذ پذیر ہونے کی جگہیں تیرے ہی فیصلوں سے وابستہ ہیں۔

خدا یا! اگر میں سوال کرنے سے عاجز رہوں یا اپنے مقصد پر نظر نہ ڈال سکوں تو تو میری مصلحتوں کی طرف رہنمائی فرم اور میرے دل کو (صلاح و بہبودی کی) صحیح منزل پر پہنچا۔ یہ چیز تیری رہنمایوں اور حاجت روایتوں کو دیکھتے ہوئے کوئی نرالی نہیں۔

خدا یا! میرا معاملہ اپنے عفو و بخشش سے طے کر، نہ اپنے عدل و انصاف کے معیار سے۔

--☆☆--

### خطبہ (۲۲۵)

فَلَمْ يَخْضُ مُكَلِّمٍ كَمَا كَرَكَرَ دُجَيْوُنَ كَمِيْزِ جَزِّ اللَّهِ دَعَى! إِنَّهُوْ نَمِيرٌ هُنَّ  
پِنْ كُوسِيدِهَا لِكِيمَا، مِرْضٌ كَأَصْفَارِهَا كَلِيمَا، فَقْنَهُ وَفَسَادُهُ كَوَيْچَهٰ چَحْوُرٌ كَمَنْ  
كِيمَا، صَافٌ سَهْرَرٌ دَامِنْ أَوْرَكِمْ عَيْبُوْنَ كَسَاتِحِ دِنِيَا سَرْخَصٌ  
هُوَيْهٰ، (دِنِيَا كِيمَا) بَحْلَانِيُّوْنَ كَوَپَالِيَا أَوْرَأَسْ كَشِرَانِغِيْزِيُّوْنَ سَرْآَگَهٰ  
بَرْهَهٰ كَمَنْ۔ اللَّهُ كَمِيْزِ اطَّاعَتْ بَهْجِيَ كَمِيْزِ اورَ اسْ كَأَوْرَادِهَا كَأَوْرَادِهَا  
خُودٌ چَلَّهٰ كَمَنْ اَوْرَلُوْگُوْنَ كَوايِسَهٰ مِنْ تَفْرِقٍ رَاسِتُوْنَ مِنْ چَحْوُرٌ كَمَنْ جَنِيْمِيْنَ  
كَمَنْ كَرَدَه رَاه رَاسِتَهُنِيْنَ پَاسِكَتَا اَوْهَدِيَتْ يَا فَتَه لِيْقِيْنَ تَنَكَ نَهِيْنَ بَخْيَجَ سَكَتَا۔

--☆☆--

م۔ ابن ابی الحدید نے تحریر کیا ہے کہ لفظ ”فلال“ کنا یہ ہے حضرت عمر سے اور یہ کلمات انہی کی مدح و توصیف میں کہے گئے ہیں، جیسا کہ سید رحمیؒ کے تحریر کردہ نسخہ نجح البلاغہ میں لفظ ”فلال“ کے پنج انہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا لفظ عمر موجود تھا۔

فَأَسْرَارُهُمْ لَكَ مَكْشُوفَةٌ، وَ قُلُوبُهُمْ  
إِلَيْكَ مَلْهُوفَةٌ، إِنْ أَوْحَشَتْهُمُ الْغُرْبَةُ  
أَنَسَهُمْ ذِكْرَكَ، وَ إِنْ صُبَّتْ عَيْنِهِمْ  
الْمَصَائِبُ لَجَوَوْا إِلَى الْإِسْتِجَارَةِ إِلَيْكَ،  
عِلْمًا بِإِنَّ أَزِمَّةَ الْأُمُورِ بِيَدِكَ، وَ  
مَصَادِرَهَا عَنْ قَضَائِكَ.

اللَّهُمَّ إِنْ فَهِمْتُ عَنْ مَسْلَكِيْنِ، أَوْ  
عِيْنِيْتُ عَنْ طَلْبِيْنِ، فَدُلَّنِيْ عَلَى مَصَالِحِيْنِ، وَ  
خُدْبِقَلِيْنِ إِلَى مَرَاشِدِيْنِ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِنُكْرِ  
مِنْ هَدَايَا تِكَ، وَ لَا يَبْدِعُ مِنْ كَفَايَا تِكَ.  
اللَّهُمَّ احْمِلْنِي عَلَى عَفْوِكَ، وَ لَا تَحْمِلْنِي  
عَلَى عَدْلِكَ.

-----☆☆-----

### (۲۲۵) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

لِلَّهِ بِلَاءُ فُلَانِ، فَقَدْ قَوَمَ الْأَوَدَ، وَ دَاوَى  
الْعَمَدَ، خَلَفَ الْفِتْنَةَ وَ أَقَامَ السُّنَّةَ! ذَهَبَ  
نَقِيَّ التَّوْبِ، قَلِيلَ الْعَيْبِ. أَصَابَ حَمِيرَهَا، وَ  
سَبَقَ شَرَّهَا، أَدَى إِلَى اللَّهِ طَاعَتَهَا، وَ اتَّقَاهَا  
بِحَقِّهِ، رَحَلَ وَ تَرَكَهُمْ فِي طُرُقِ مَتَّشِعَّبَةٍ،  
لَا يَهْتَدِيْنِ فِيهَا الضَّالُّ، وَ لَا يَسْتَيْقِنُ  
الْمُهْتَدِيْنِ.

-----☆☆-----